

ابو عبد اللہ صائم

# عورت اور زیارتِ قبور

عورتوں کے لیے قبرستان کی زیارت جائز ہے یا نہیں، اس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن رائج موقف کے مطابق عورت کے لیے زیارتِ قبور بالکل جائز ہے۔ دراصل پہلے عورتوں کو قبرستان میں جانے سے منع کیا گیا تھا، لیکن یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اور عورتوں کو قبرستان جانے کی اجازت دے دی گئی۔

پہلے ممانعت والی حدیث ملاحظہ فرمائیں اور پھر اس کی منسوخی کے دلائل۔

## ممانعت والی حدیث :

فقہ امت، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ .

”رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔“

(مسند الإمام أحمد: 337/2، 356، سنن الترمذی: 1056، وقال: حسنٌ صحيحٌ،

سنن ابن ماجہ: 1576، صحيح ابن حبان: 3178، وسنده حسنٌ)

## یہ ممانعت منسوخ ہے :

قبروں کی زیارت سے مردوں اور عورتوں سب کو منع کیا گیا تھا، لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ کر کے سب کو اجازت دے دی گئی۔ یہ حدیث اس دور کی ہے، جب قبروں کی زیارت منع تھی۔

امام حاکم رحمہ اللہ اس اور اس جیسی دیگر احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں :

وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ الْمَرْوِيَّةُ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ مَنْسُوخَةٌ.  
 ”زیارتِ قبور سے ممانعت کے بارے میں مروی یہ احادیث منسوخ ہیں۔“

(المستدرک علی الصحیحین: 1385)

امام حاکم رحمہ اللہ کی یہ بات بالکل درست ہے، درج ذیل دلائل بھی اسی موقف کی تائید کرتے ہیں۔

### دلیل نمبر ① :

عبداللہ بن ابوملک تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّ عَائِشَةَ أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ، فَقُلْتُ لَهَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ : مِنْ قَبْرِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهَا : أَلَيْسَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ، كَانَ قَدْ نَهَى، ثُمَّ أَمَرَ بِزِيَارَتِهَا .

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن قبرستان کی جانب سے آئیں، تو میں نے ان سے دریافت کیا: مؤمنوں کی ماں! آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر سے۔ میں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا تھا؟ سیدہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: جی منع تو فرمایا تھا، لیکن بعد میں قبروں کی زیارت کا حکم فرما دیا تھا۔“

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 376/1، السنن الکبریٰ للبیہقی: 78/3،

التمہید لما فی المؤطأ من المعانی والأسانید: 233/3، وسندہ صحیح)



حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔ (تلخیص المستدرک: 1/376)

حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”جید“ کہا ہے۔ (تخریج أحادیث الإحياء: 6/2608)

حافظ بوصیری لکھتے ہیں: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”یہ سند صحیح اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔“ (مصباح الزجاجة: 568)

سنن ابن ماجہ (1570) کے الفاظ یوں ہیں:

رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.

”پھر آپ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی۔“

## دلیل نمبر ②:

سیدنا بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا».

”میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، لیکن اب تم قبرستان چلے جایا

کرو۔“ (صحیح مسلم: 977)

یہ حدیث پاک عام ہے، جس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث

بھی یہی بتاتی ہے۔

## دلیل نمبر ③:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«فَزُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُدَكِّرُ الْمَوْتَ».

”تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔“

(صحیح مسلم: 976)

یہ حدیث بھی عام ہے، کیونکہ موت کی یاد مرد و عورت دونوں کی ضرورت ہے۔

### دلیل نمبر ۴ :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: جب میں قبرستان جاؤں، تو کیا دُعا کروں؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبرستان کی زیارت کے وقت یہ دُعا کیجیے:

«السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْآحِقُونَ».

”ان گھروں والے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد میں آنے والوں سب پر رحم فرمائے۔ ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے ضرور ملنے

والے ہیں۔“ (صحیح مسلم: 314/1، ح: 103/974)

اس حدیث سے بھی واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عورت قبرستان جاسکتی ہے، ورنہ رسول اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتاتے کہ عورت کا قبرستان میں جانا ہی جائز نہیں، تو وہ دُعا کیا کرے گی؟

### دلیل نمبر ۵ :

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا گزر ایسی عورت کے پاس سے ہوا، جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

«اتَّقِي اللَّهَ، وَاصْبِرِي». ”اللہ سے ڈر جائیے اور صبر کیجیے۔“

نیز فرمایا: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى».

”کامل صبر وہی ہے، جو مصیبت و پریشانی کے شروع سے کیا جائے۔“

(صحیح البخاری: 171/1، ح: 1283، صحیح مسلم: 926)



اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ (قبروں کی زیارت کا بیان) میں بیان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ عورت قبرستان جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم تو دیا، لیکن قبرستان میں آنے سے منع نہیں فرمایا۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پیاروں کی قبروں پر جا کر ان کے لیے دُعا کریں، موت کو یاد کریں اور آخرت کی فکر کو تازہ کریں، وہاں بے صبری کا مظاہرہ ہرگز نہ کریں۔

### دلیل نمبر ۶ :

ام المومنین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما فوت ہو گئے، جب ان کی میت مکہ مکرمہ میں لائی گئی، تو سیدہ رضی اللہ عنہا سفر پر تھیں۔ جب مکہ پہنچیں، تو فرمایا: مجھے ان کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے قبر دکھائی، تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے دُعا فرمائی۔

(مصنّف ابن أبي شيبة: 3/360، وسندّه صحيح)

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا قبرستان میں جانا جائز ہے۔ شروع میں مردوں اور عورتوں دونوں کو قبرستان میں جانے سے منع فرمایا گیا تھا، لیکن بعد میں دونوں کے لیے جائز کر دیا گیا۔

### تنبیہ ① :

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسند الإمام أحمد: 3/442، سنن ابن ماجہ: 1574، المعجم الكبير للطبراني: 3591)

لیکن اس کی سند امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”تدلیس“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔ (مسند الإمام أحمد: 1/229،

سنن أبي داود: 3236، سنن الترمذي: 320، سنن النسائي: 2043)



اس کی سند بھی ”ضعیف“ ہے، کیونکہ ابوصالح بازام کے بارے میں حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ الْكَثَرُونَ: لَا يُحْتَجُّ بِهِ .

”اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ اس کی بیان کردہ حدیث کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔“

(خلاصۃ الأحکام: 1044/2)

اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْجُمْهُورُ عَلَى أَنَّ أَبَا صَالِحٍ، هُوَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئِي، وَهُوَ ضَعِيفٌ .

”جمہور محدثین کے نزدیک ابوصالح، ام ہانی کا غلام ہے اور یہ ضعیف راوی

ہے۔“ (التلخیص الحبیہ: 137/2، ح: 798)

## تنبیہ ② :

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے منسوب ایک روایت کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ وہ گھر سے باہر کیوں گئیں تھیں؟ انہوں نے عرض کیا: میت کے گھر والوں سے تعزیت کے لیے گئی تھی۔ فرمایا: شاید آپ ان کے ساتھ قبرستان بھی گئیں تھیں؟ عرض کیا: اللہ کی پناہ کہ میں قبرستان میں جاؤں۔ میں نے تو اس بارے میں آپ سے سن بھی رکھا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ بَلَغَتْهَا مَعَهُمْ؛ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ، حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكَ» .

”اگر آپ ان لوگوں کے ساتھ قبرستان چلی جاتیں، تو اس وقت تک جنت کونہ

دیکھ پاتیں، جب تک آپ کے پردادا اسے نہ دیکھ لیتے۔“

(مسند الإمام أحمد: 168/2، 223، سنن أبي داود: 3123، سنن النسائي: 1881،

المستدرک على الصحيحين للحاكم: 373/1)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (3177) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ اسے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:  
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ .  
”یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔“  
حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت بھی کی ہے۔

حافظ منذری رحمہ اللہ (4/357-359) اور حافظ بوسیری (اتحاف الخيرة المهره: 508/2) نے اس کی سند کو ”حسن“ اور حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ (بیان الوهم والایهام: 5/618، ج: 2837) نے اس حدیث کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔  
اگرچہ اس کا راوی ربیعہ بن سیف معافری جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”مؤثق، حسن الحدیث“ ہے، لیکن اس کی بیان کردہ یہ روایت ”منکر“ ہے۔  
امام بخاری (التاریخ الکبیر: 3/290) اور امام ابن یونس (میزان الاعتدال للذہبی: 43/2) رحمہما اللہ فرماتے ہیں: عِنْدَهُ مَنَّا كِبَرٌ .

”اس نے کئی منکر روایات بیان کی ہیں۔“

امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں: رَوَى أَحَادِيثٌ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

”اس نے کئی منکر روایات بیان کی ہوئی ہیں۔“ (التاریخ الأوسط: 1464)

نیز اسے ”منکر الحدیث“ بھی قرار دیا ہے۔ (أَيْضًا: 1491)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ يُخْطِئُ كَثِيرًا .

”یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا۔“ (الثقات: 6/301)

علامہ ابومحمد عبدالحق، اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، عِنْدَهُ مَنَّا كِبَرٌ .

”اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہے اور اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔“

(الأحكام الوسطی: 152/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صَدُوقٌ، لَهُ مَنَاقِبُ.

”یہ ہے تو سچا، لیکن اس نے کئی منکر روایات بھی بیان کی ہیں۔“

(تقریب التہذیب: 1906)

لہذا یہ روایت ”منکر“ ہے، جو کہ ”ضعیف“ ہی ہوتی ہے۔

اگر اسے ”صحیح“ تسلیم کر بھی لیا جائے، تو مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ منسوخ ہے۔

### تنبیہ ③:

ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی قبر پر آئیں اور کچھ اشعار پڑھ کر کہا:

وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتُ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

”اللہ کی قسم! اگر میں آپ کی تدفین کے وقت موجود ہوتی، تو آپ کو وہیں دفن کیا جاتا، جہاں آپ فوت ہوئے تھے اور اگر میں موجود ہوتی، تو آپ کو نہ دیکھتی۔“ (سنن الترمذی: 1055)

اس روایت کی سند ابن جریج رحمہ اللہ کی ”تدلیس“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔

مصنف عبدالرزاق (517/3) اور الاوسط لابن المنذر (464/5) میں اگرچہ سماع

کی تصریح ہے، لیکن اس سند میں امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کی ”تدلیس“ موجود ہے۔ مزید یہ کہ اس سند میں مذکورہ الفاظ بھی موجود نہیں۔



## فقہ حنفی اور عورت کے لیے قبرستان کی زیارت :

علامہ سرخسی حنفی (م: 483ھ) لکھتے ہیں:

وَالْأَصَحُّ عِنْدَنَا أَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ فِي حَقِّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا.  
”ہمارے نزدیک رائج بات یہی ہے کہ قبرستان جانے کی رخصت مردوں اور عورتوں، دونوں کے لیے ثابت ہے۔“ (المبسوط: 10/24)

حنفی مذہب کی معتبر کتاب میں لکھا ہے:

لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى،  
وَزَاهِرُ قَوْلِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقْتَضِي الْجَوَازَ لِلنِّسَاءِ  
أَيْضًا، لِأَنَّهُ لَمْ يَخْصَّ الرِّجَالَ.

”قبروں کی زیارت میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے، جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے ظاہری الفاظ یہ تقاضا کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے بھی قبرستان جانا جائز ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو خاص طور پر اجازت نہیں دی۔“ (الفتاویٰ الہندیۃ المعروف بہ فتاویٰ عالمگیری: 350/5)

## الحاصل :

عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں اور یہ ممانعت مردوں اور عورتوں، دونوں کے لیے تھی، جو بعد میں ختم کر دی گئی۔ البتہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق عورت کو قبرستان جا کر صبر سے کام لینا چاہیے اور قبرستان کی زیارت کا مقصد صرف موت اور آخرت کی یاد ہونا چاہیے۔

